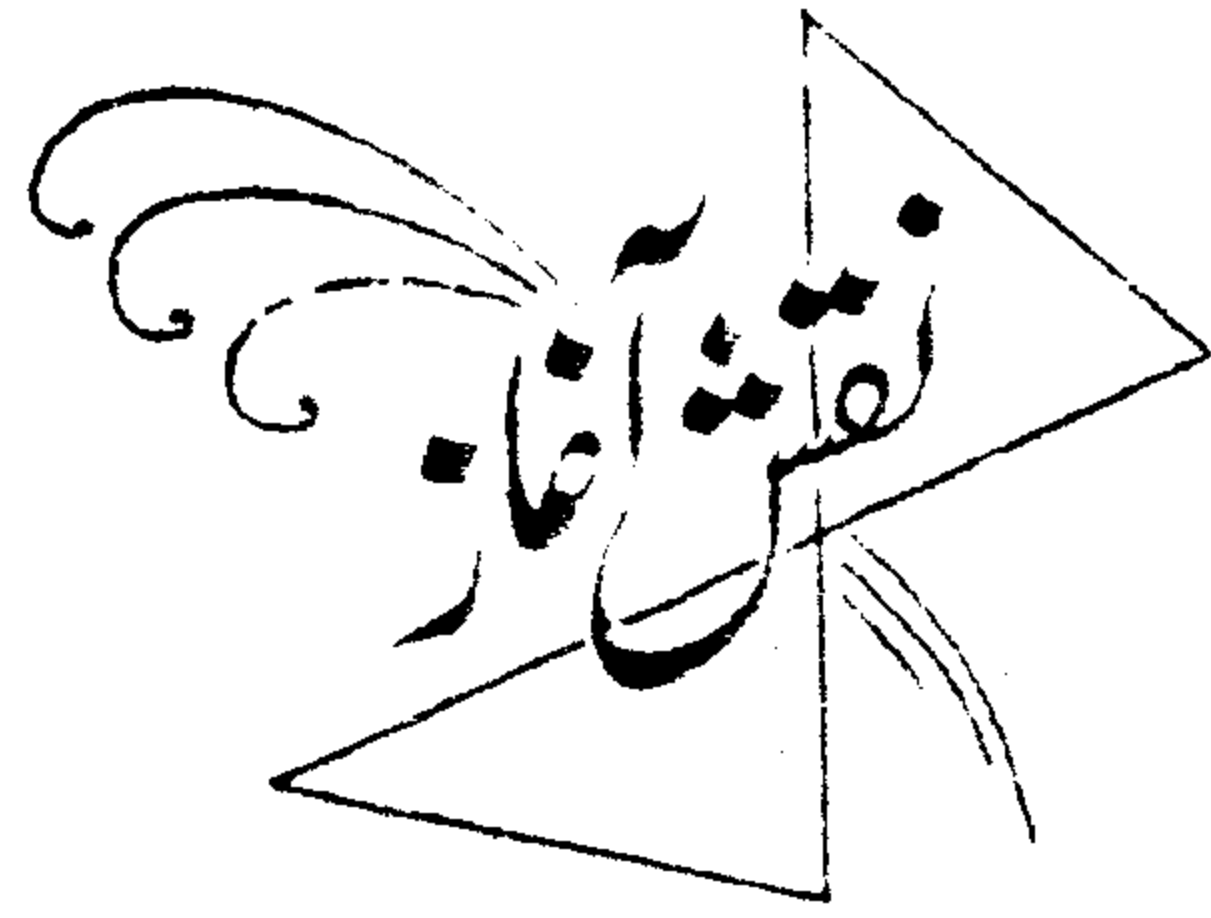




تحریک انقلاب اسلامی

قومی آزمائشے کا حساس اور نازک ترین مرحلہ
پس منظر، ضرورت و اہمیت اور اہداف و عزائم

مسلمان قوم کو باری تعالیٰ نے کائنات میں اپنا نمائندہ اور فرائض اور ذمہ داریوں کے لحاظ سے ”امت وسط“ بتا کر بھیجا ہے تاکہ وہ بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہ ہدایت دکھائے اور حق و سلامتی اور نجات و فلاح کے سنگ میل قائم کرے۔ مگر بدقسمتی سے موجودہ حالات اور مغربی افکار و نظریات، جدید تہذیب اور مادیت و لادینیت کی یلغار اور سب سے بڑھ کر عام افراد امت کی عمومی غفلت کے پیش نظر ”امت وسط“ خود حق اور سلامتی اور ہدایت کی راہ سے ہٹ کر ہلاکت و رسوائی اور ضلالت و بربادی کے مہیب غاروں اور گمراہی کے اندھیاروں کی طرف سرپٹ دوڑے چلی جا رہی ہے اور انسانیت کے قافلے اس کی تباہی کے وح فرسا و شرمناک مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

گر ادھر اپنے قیمت، ہم نے اپنے ہی نگاہوں میں

برائے خود ہی سمجھیں گے تو اچھا کون سے سمجھے گا

درحقیقت امت مسلمہ خدا تعالیٰ کے پیغام کی علمبردار بن کر اس کے دُنیوی اور اُخروی انعامات کی مستحق بنی تھی، اسے تمام کائنات میں فضل و شرف کا امتیازی مقام حاصل تھا۔ اسی مقصد اور اسی مشن کے تکمیل کام اور بہترین کارکردگی کے پیش نظر ”غیر امت“ کا تاج اس کے سر پر سجایا گیا تھا مگر بدقسمتی سے اب کے مادی اور الحادی دور میں اس نے اپنے اہل فرائض سے غافل ہو کر خالق کائنات کے غضب اور ناراضگی کو دعوت دی اور تباہی و رسوائی کے عمیق گڑھوں میں جا گری کہ چودہ سو سال کی تاریخ میں اس کی نظیر کہیں نہیں ملتی۔ باری تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ جو گروہ بھی اسلام کی سچائیوں، دعوت و عزیمت، توحید کی صداقتوں اور نظام شریعت کی وسعتوں اور حق و صداقت کے واضح راستوں سے انحراف کر کے کسی دوسری راہ کو اختیار کرتا ہے تو قدرت اسے مختلف قسم کی ناکامیوں اور بربادیوں سے دوچار کر دیتی ہے۔

مملکت عزیز پاکستان میں بھی جب خدایک بندگی کا دعویٰ کرتے والی قوم مجموعی طور پر بندگی اور عیدیت کے تقاضوں

کو پورا کرنے کے بجائے خالق کائنات سے بغاوت اور معصیت و اعراض کی گندگی والی زندگی پر آمادہ ہو گئی ہے تو کائنات کے مالک نے اسے دنیا میں مختلف قسم کے شائد اور مصائب، بحرانون، تخریب کاریوں، بد امنی، بے چینی، قتل و غارت گری، موبائی عصیت، لسانی اور مذہبی فرقہ واریت، دھماکے، مابہمی انتشار اور اب عورت کی حکمرانی سے عالمی رسوائیوں میں مبتلا کر دیا ہے اور حالت یہ ہے کہ اہل دنیا ان کی حالت زار دیکھتے ہوئے ایک دوسرے کو عبرت پکڑنے کی دعوت دے رہے ہیں۔۔۔۔۔۔ یہ حالت محض تباہی اور بربادی کی آخری حالت ہی نہیں بلکہ بے بسی اور بے چارگی اور ذلت و رسوائی کا پست ترین مقام بھی ہے اور اب ہماری قوم کی کیفیت دنیا والوں کی نظر میں اُس بدترین مجرم کی سی ہو گئی ہے جسے پہلے تو ذلت کے ساتھ قتل کیا جائے پھر اس کی لاش کی بے حرمتی کی جائے اور آخر پر اسے درخت پر لٹکا دیا جائے تاکہ دوسرے لوگ اس جرم کے ارتکاب سے باز رہیں۔

ہمیں ہماری بد اعمالیوں کی سزا وقتاً فوقتاً مختلف طریقوں سے ملتی رہی مگر نگاہِ عبرت و انہ ہونی تو مملکتِ عزیزہ دولخت کر دی گئی تب بھی آنکھیں نہ کھلیں تو اب لادینیت کے عفریت کے گلے میں پوری قوم کو عام عبرت پذیری کے لیے لٹکا دیا گیا اور عورت کی حکمرانی سے پوری دنیا میں اس پر عالمی رسوائیوں کی مہر لگا دی گئی۔

وہ محترم نہ رہے گا کسی کے نظروں سے

تیرے نظر جسے بے آبرو کیا چاہے

چاہیے تو یہ تھا کہ ارباب اختیار، قومی رہنما، دینی زعماء، اہل علم و بصیرت، دانشور اور مدیرانِ جرائد اور عام اصحابِ قلم اس نازک مرحلہ پر ملک کی موجودہ تشویشناک صورت حال پر غور و خوض کر کے اُن اسباب کی نشاندہی کرتے جن کی وجہ سے پاکستان کے مسلمانوں پر یہ قیامت ٹوٹی ہے اور وہ اس روزِ بد کے دیکھنے پر مجبور ہوئے ہیں اور پھر صرف یہ کہ انہیں مستقبل کے خطرات سے آگاہ کیا جاتا بلکہ وہ تدابیر بھی متعین کر دی جاتیں جنہیں اختیار کر کے انقلابِ اسلامی کی راہ ہموار کی جاسکتی ہے اور اب کے روزِ زوال حالات کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

مگر بد قسمتی سے جب سے نیا سیاسی انقلاب رونما ہوا ہے تب سے ماضی کی لغزشوں اور مجرمانہ غفلتوں کو پھر سے دہرایا جا رہا ہے، اور اُن تمام تدابیر کے اختیار کرنے سے قصداً گریز فرما کر جارہا ہے جن کے اختیار کرنے سے ملک کی اساسی اور نظریاتی سرحدوں کی حفاظت اور تعمیر نو کا کام بڑی آسانی سے کیا جاسکتا تھا۔۔۔۔۔۔ آئے دن اخبارات، نشریات اور عام جرائد میں دین اسلام کی سچائیوں، اسلامی نظام کی کامیابیوں اور شریعت کی جامعیت کے خلاف ایسے مضامین اور تحریریں شائع کی جا رہی ہیں جن میں تحریک پاکستان کے واضح مقاصد اور خدا اور خلقِ خدا سے کیے گئے وعدوں سے انحراف اور انکار میں کوئی باک محسوس نہیں کی جاتی۔۔۔۔۔۔ اور حال یہ ہے کہ خود حکومتی سطح پر قومی پروگراموں میں ترجیحی بنیاد پر ایسے پروگرام، بشریئے، تقریبات اور محفلیں سجائی جاتی ہیں جن میں معیشت اور معاشرت، قانون و سیاست

زندگی کی ہر سطح پر منافقت اور دورنگی کا دور دورہ ہے عہدوں اور اقتدار کی جنگ، ذاتی اغراض اور مفاد ان کشمکش، فسق و فجور کے فروغ، اجتماعی اور انفرادی ہر شعبہ سمیات میں ظلم، ناانصافی اور دین و اخلاق سے بے پروائی کو زندگی اور اپنی مساعی اور معاملات کا محور بنا لیا گیا ہے۔

شبانہ روز کی محنتوں، دماغی استعداد، فکری اور تحریری صلاحیتوں اور ادبی، تفریحی اور مطالعاتی سرگرمیوں کا ہدف یہی رہ گیا ہے کہ شریعت اسلامی کی ترویج اور غلبہ و نفاذ کا راہ کو قطعی طور پر مسدود کر دیا جائے اور پاکستان کے مسلمانوں پر موجودہ صورتحال سے بھی بڑھ کر روز افزوں انتشارِ خانہ جنگی لادینیّت، دہریت، نسلی، لسانی اور علاقائی تعصبیتوں اور قسطنٹینت کے سیاہ بادل مزید چھاتے چلے جائیں۔

منہس کے بولے اب تجھے زنجیر کی حاجت نہیں

اُن کو میری بے بسی کا اعتبار آہیے گیا

پاکستان کے قیام کے بعد جو نظام تعلیم، جو تمدن و معاشرت اور جو نظام اجتماعیت و سیاست یہاں رائج کیا گیا اس نے پوری قوم بالخصوص نئی نسل کو پاکستان کے نظریئے، اس کے مقاصد، اس کی ضرورت، تاریخ اور روایات اور اس کے عالمگیر مشن سے نہ صرف یہ کہ نا آشنا رکھا بلکہ اُنہا اس درجہ بیگانہ کر دیا کہ مسلم معاشرہ کے اندر کثیر تعداد میں جاہلیہ و قدیمہ و جدیدہ کے ایسے علمبردار پیدا ہو گئے جنہوں نے اسلام اور دینی قدروں کے مقابلے میں مکیانہ نظریات اور باغیانہ اطوار زندگی کی خاطر قربانیاں دیں، اور اب کا سیاہ انقلاب بھی اسی کا ثمرہ ہے۔

پوری قوم دیکھ رہی ہے کہ سیاستدانوں سمیت عام افراد اور ارباب اختیار نے حکمرانی کے وہ طریقے اپنا لیے ہیں جو حقیقی جمہوریت کی نفی ہیں، شریعت سے بغاوت ہیں۔ سیدھے سادے اسلامی طریقے سے حکومت چلانے کے بجائے یہاں مسلسل محلاتی سازشوں، فوجی انقلاب، آ۔یے۔یے کی فرسودہ اور لادین جمہوریت کا راستہ اختیار کیا جاتا رہا جس کے نتیجے میں مفاد پرست سیاسی عناصر، خود غرض سول بیوروکریسی اور طالع آزمائے فرنگی ٹھہرے نتائج سے بے پرواہ ملک کے سیاہ و سفید کے مالک بن بیٹھے ہیں۔ جس سے سیاسی اور معاشی محرومیاں اور شدید بے اعتدالیاں اور دینی تجاوزات نے جنم لیا اور جس سے ملک کو ایک آتش فشاں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

انقلابات ابھی دیکھنے لائے کیا کیا

دوشت سے زُلف تیری تا بہ کمر ہونے تک

نئے حکمرانوں کے ہاتھوں مغرب کی اخلاق سوز ثقافت، شراب، زنا، بٹوا اور سیویں فواحش و منکرات کی مختلف انواع تباہ کاریاں
ملّت پر وارد ہو رہی ہیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ پوری قوت کے ساتھ ان برائیوں کا خاتمہ کریں کیونکہ اُن کی
اور استحکام کا انحصار ایسی تمام سماجی برائیوں کے استیصال پر موقوف ہے۔

مسلمان قوم اللہ تعالیٰ کی توحید کی قائل، اس کی ربوبیت کی معترف اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طاعت گناہ
اس کی اساس اور بنیاد ہی خدا کی اطاعت اور اس سے وفاداری پر قائم ہے۔ لہذا مسلمان قوم خدا تعالیٰ کی نافرمانی
بیت اور بغاوت کی راہ اختیار کر کے کبھی بھی فلاح اور سعادت سے ہمکنار نہیں ہو سکتی۔

علماء، دینی قوتوں، اہل بصیرت بالخصوص متحدہ علماء کونسل کے داعیین و قائدین اور تحریک انقلاب اسلامی
داعیوں اور بھی خواہان قوم و ملت سے پروردار اہل اور دردمندانہ درخواست ہے کہ قومی آزمائش کی اس کٹھن
ی میں ہمہ گیر اصلاح و تعمیر اور کامیاب تحریک انقلاب اسلامی کے لیے ایک نئے بھرپور اور مستحکم عزم کے ساتھ اٹھیں
اپنی قومی اور ملی عزت اور وقار کو بحال کرنے اور اپنے خدا کی بارگاہ میں سرخروئی اور اس کی رضا کے حصول کے لیے
ملّت کو اس کی اصل منزل سے ہمکنار کرنے کی جدوجہد میں کسی سے پیچھے نہ رہیں۔

وفاداروں میں گرچہ اور لوگوں کا بھی نام آئے

تمہیں آگے رہو! جب آزمائش کا مقام آئے

(عبدالقیوم حقانی)

اسلام اور عصر حاضر

(دوسرا شاندار ایڈیشن)

از قلم: مولانا سمیع الحق مدیر الحق

عصر حاضر کی تمدنی، معاشرتی، معاشی، سائنسی، اخلاقی، آئینی اور تعلیمی مسائل میں اسلام کا موقف موجودہ دور کے علمی و دینی فتنوں اور
فرق باطلہ کا بھرپور تعاقب نئے دور کے پیدا کردہ مشکوک و شبہات کا جواب ایڈیٹر (الحق) کے بے باک قلم سے مغربی تہذیب
تمدن اور عالم اسلام پر اس کے اثرات کا تحلیل و تجزیہ الغرض بیسی صدی کے کارزار حق و باطل میں اسلام کی بالادستی کی ایک
ایمان افروز جھلک۔ یہ کتاب آپ کو ایمانی حمت اور سلامی غیرت سے شکر کرنے کی اور سینکڑوں مسائل پر سلامی نقطہ نظر سے
آپ کی رہنمائی کرے گی صفحات ۶۴۰، ستر ابواب، سینکڑوں عنوانات، بہترین کتابت، سنہ ۱۴۱۱ھ، قیامت

مؤتمر المصنفین دعوہ حق نیت اکوڑہ خٹک پشاور پست